۳۔ اطلاقی تاریخ

۳ء۱ اطلاقی تاریخ سے کیا مراد ہے؟
۳ء۲ اطلاقی تاریخ اور مختلف موضوعات کی تحقیق
۳ء۳ اطلاقی تاریخ اور موجودہ دَور
۳ء۴ ثقافتی اور قدرتی ورثے کا انتظام
۳ء۵ متعلقہ پیشہ ورانہ شعبے

۳ء۱ اطلاقی تاریخ سے کیا مراد ہے؟

اطلاقی تاریخ کی اصطلاح کے لیے 'عوامی تاریخ' کا متبادل لفظ رائج ہے۔ زمانۂ ماضی کے جن واقعات کا علم تاریخ کے ذریعے ہوتا ہے اس کا استعمال موجودہ دور اور زمانۂ مستقبل میں کس طرح کیا جائے، اس پر 'اطلاقی تاریخ' میں غور کیا جاتا ہے۔

ذرا یہ جان لیجیے۔

عوامی تاریخ : تاریخ سے متعلق عوام الناس میں کئی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں مثلاً تاریخ کا مضمون صرف تاریخ نویسوں اور تاریخ کا مطالعہ کرنے والے طلبہ کے لیے ہوتا ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں تاریخ جیسے مضمون کی کچھ افادیت نہیں۔ اسے معاشی طور پر ذرائعِ پیداوار سے جوڑا نہیں جاسکتا وغیرہ۔ ان تمام غلط فہمیوں کو دور کرکے تاریخ کا تعلق موجودہ دور کے لوگوں کی روزمرہ زندگی سے جوڑنے کا شعبہ 'عوامی تاریخ' ہے۔

بیرونی ممالک کی کئی یونیورسٹیوں میں عوامی تاریخ کے مضمون کا نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ بھارت میں بنگلورو کے 'سرشٹی انسٹی ٹیوٹ آف ڈیزائن اینڈ ٹکنالوجی' ادارے میں 'سینٹر فار پبلک ہسٹری' ایک علیحدہ شعبہ ہے جہاں اس مضمون کے پروجیکٹس اور تحقیقاتی کام انجام دیے جاتے ہیں۔

موجودہ زمانے کے سماجی مسائل کا حل، سماجی افادیت کے فیصلے لینے میں ماضی کے واقعات کا تجزیہ مشعلِ راہ ثابت ہوتا ہے جس کے لیے تاریخ کا علم ضروری ہے۔

اطلاقی تاریخ کے شعبے میں صرف ماہرین ہی نہیں بلکہ عوام الناس بھی مختلف طریقوں سے شامل ہوسکتے ہیں۔ عجائب خانے، قدیم مقامات کی سیر کرنے والے سیاحوں کی شمولیت بھی اس میں اہم ہوتی ہے۔ سیاحت کی وجہ سے عوام میں تاریخ سے دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔ سماج میں تاریخ کا شعور پروان چڑھتا ہے اور وہ اپنے گاؤں اور شہر میں موجود قدیم مقامات کی حفاظت اور نگہداشت کے منصوبوں میں بھی شامل ہوسکتے ہیں۔

۳ء۲ اطلاقی تاریخ اور مختلف موضوعات کی تحقیق

تاریخ کا تعلق ماضی کے واقعات سے ہوتا ہے۔ موجودہ زمانے میں دِکھائی دینے والی انسانی زندگی کی تعمیر انھی واقعات پر مبنی ہوتی ہے۔ یہ واقعات سیاسی، سماجی - مذہبی تنظیموں، فلسفہ، ٹکنالوجی اور سائنس جیسے مختلف شعبوں میں وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ ہر شعبے کے ذخیرۂ علم کی آزادانہ تاریخ ہوتی ہے۔ ان شعبوں کی آئندہ پیش رفت کی سمت اس ذخیرۂ علم کی صورتحال پر منحصر ہوتی ہے۔ اس مناسبت سے تاریخ کا طریقۂ تحقیق کئی مضامین کی تحقیق میں کارآمد ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً :

۱۔ **فلسفہ** : مختلف نظریات کی ابتدا، فکری روایات کا پس منظر اور اس کی پیش رفت کی تاریخ سمجھنے کے لیے فلسفے کی تاریخ کا مطالعہ کرنا ہوتا ہے۔ فلسفے کو سمجھتے وقت جس زبان میں اس کا اظہار کیا گیا ہے اس زبان کی تاریخ بھی کارآمد ثابت ہوتی ہے۔

۲۔ **سائنس** : سائنسی دریافتیں اور اُصول سازی کا دور اور ان دریافتوں کی پس پردہ وجوہات کے سلسلے کو سمجھنے کے لیے

سائنس کی تاریخ کا مطالعہ کرنا ہوتا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ کئی مرتبہ سائنسی دریافت انسانی ضروریات کی تکمیل اور تجسّس کی آسودگی کے لیے کی گئی کوششوں سے حاصل ہوتی ہے۔ اس کے لیے پہلے سے موجود سائنسی علم کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ان دریافتوں کی پس پردہ وجوہات اور زمانہ سمجھنے کے لیے سائنس کی تاریخ کا علم سودمند ہوتا ہے۔

۳۔ ٹکنالوجی : زرعی پیداوار، اشیا کی پیداوار، تعمیرات، انجینئرنگ وغیرہ میں ہونے والی تبدیلیاں اور اس کے پیچھے پوشیدہ وجوہات کو سمجھنے کے لیے ٹکنالوجی کی تاریخ کا مطالعہ کرنا ہوتا ہے۔ سائنسی دریافتیں اور ٹکنالوجی کا ارتقا ایک دوسرے پر منحصر ہوتے ہیں۔ انسانی ارتقا کی پیش رفت میں پتھر کے اوزار بنانے سے لے کر زرعی پیداوار کی ترقی تک اسے سمجھ میں آنے والا سائنس اور اس پر مبنی ٹکنالوجی کی ترقی انتہائی اہم تھی۔ سائنس کی ترقی کی وجہ سے پیداواری عمل میں میکانکیت آتی گئی۔ یہ کیونکر ہوا، سائنس اور ٹکنالوجی کس طرح ہمیشہ ایک دوسرے پر منحصر ہوتے ہیں اس بات کو جاننے کے لیے ٹکنالوجی کی تاریخ کو سمجھنا ضروری ہے۔

۴۔ صنعت وحرفت اور تجارت : صنعت وحرفت اور تجارت کی وجہ سے سماج میں لین دین کے شعبے میں ترقی ہوتی جاتی ہے جس کی وجہ سے تہذیبی تعلقات کے جال مسلسل پھیلنے لگتے ہیں۔ یہ صنعت وحرفت اور تجارتی انتظامیہ کا ہی ایک حصہ ہوتا ہے۔ اس کی تاریخ سمجھنا انتہائی اہم ہے۔ بازار اور کاروبار کی شکلیں بدلتی گئیں اور ان کے ساتھ انسانی تعلقات کی نوعیت اور سماجی ساخت میں بھی تبدیلی آئی۔ ان تمام باتوں کو جاننے کے لیے تہذیبی ارتقا، سماجی ڈھانچے، معاشی نظام وغیرہ کی تاریخ کا مطالعہ کرنا ہوتا ہے۔

۵۔ انتظامی علوم : ذرائعِ پیداوار، انسانی قوت اور پیداوار کے مختلف اعمال، بازار اور خرید وفروخت کے انتظامات کے سلسلے میں ماضی کے نظام کو سمجھنا ضروری ہوتا ہے۔ اس زنجیر میں مختلف سطحوں پر جڑے لوگوں کی روایتی ذہنیت سمجھنے کے لیے، ان تمام کا انحصار جن مختلف سماجی اور معاشی تنظیموں پر ہوتا ہے اس کی تاریخ جاننے سے موجودہ حالات میں مختلف سطحوں پر انتظامات میں سہولت پیدا ہوتی ہے۔

۶۔ فنون : مختلف شعبہ ہائے فنون میں اظہارِ ذات اور اس کے پسِ پردہ فکری، جذباتی اور تہذیبی روایات کی مدد سے ہونے والے فنون کا ارتقا سمجھنا ضروری ہوتا ہے۔ کسی بھی فن پارے کی باریکیاں، فنکار کی ذہنیت اور مخصوص طرزِ فن کے ارتقا کی ترتیب تہذیبی تاریخ کے مطالعے کے ذریعے جان سکتے ہیں۔

۷۔ انسانی علوم : تاریخ، آثارِ قدیمہ، سماجیات، بشریات، سیاسیات، معاشیات جیسے علوم کی ابتدا اور ارتقا کی تاریخ سمجھنا ان علوم کے مطالعے کا لازمی حصہ ہے۔ فلسفے کو سائنس اور دیگر تمام علوم کی ماں کہا جاتا ہے۔ کائنات کی وسعت اور اس میں انسان کے وجود کے باہمی تعلق کو سمجھنے کے تجسّس میں دنیا کے تمام انسانی سماج میں لوگ اس کے متعلق قیاس آرائیاں کرنے لگے جس سے دنیا کے وجود میں آنے کی کہانیاں، کائنات کا چکر اور انسانی زندگی سے متعلق موہوم باتیں، دیوی دیوتاؤں کے متعلق تصوّرات، انھیں خوش کرنے کے لیے ادا کی جانے والی رسومات کے متعلق فلسفیانہ خیالات کا ارتقا ہوا۔ قدیم زمانے کے لوگوں کی حکایات میں ہی فلسفیانہ خیالات کے بیج پوشیدہ ہیں۔ یہاں مذکور انسانی علوم کے مختلف شعبوں کی ترقی میں فلسفیانہ اُصول بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ تاریخ کی مدد سے اس پیشرفت کو سمجھا جاسکتا ہے۔

۳ء۳ اطلاقی تاریخ اور موجودہ دَور

یہ سوال ہمیشہ سے پوچھا جاتا رہا ہے کہ روزمرہ کے معاملات میں تاریخ کا کیا استعمال ہے؟ اِطلاقی تاریخ سے کیا مراد ہے؟ اس سوال کے جواب میں مذکورہ بالا سوال کا جواب بھی

خود بخود مل جاتا ہے۔ ماضی کی کئی باقیات مرئی اور غیر مرئی صورت میں موجودہ زمانے میں پائی جاتی ہیں۔ ان کے متعلق ہمارے دلوں میں تجسّس ہوتا ہے۔ ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ ہم ان کی تاریخ جانیں کیونکہ وہ ہمارے آبا و اجداد کے فنون و روایات کی باقیات ہوتی ہیں۔ یہ ہمارا تہذیبی ورثہ اور ہماری شناخت ہوتی ہے۔ ان کی تاریخ کی معلومات ہمیں اپنی ابتدا کی طرف لے جاتی ہے۔ اس لیے اس تہذیبی ورثے کو اپنے اور اگلی نسل کی بھلائی کے لیے لمبے عرصے تک محفوظ کرنے اور اسے پروان چڑھانے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اطلاقی تاریخ کے ذریعے مرئی اور غیر مرئی صورتوں میں موجود تہذیبی ورثے کی حفاظت اور نشو ونما کی جاتی ہے جس کی وجہ سے روزگار کے کئی مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ مختصراً یہ کہ تاریخ کے ذریعے موجودہ زمانے کی مناسب تفہیم اور مستقبل کے لیے مشعلِ راہ کی حیثیت سے 'اطلاقی تاریخ' کی وضاحت کی جاسکتی ہے۔

۴ء۳ ثقافتی اور قدرتی ورثے کا انتظام

(الف) ثقافتی ورثہ : یہ انسان کے ذریعے وجود میں آتا ہے۔ مرئی اور غیر مرئی اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مرئی ثقافتی ورثہ : اس میں قدیم مقامات، عمارتیں، اشیا، قلمی تحریریں، مجسّمے، تصاویر وغیرہ شامل ہیں۔

(۲) غیر مرئی ثقافتی ورثہ : اس میں درج ذیل چیزوں کو شامل کیا جاتا ہے۔

* زبانی روایات اور اس کے لیے استعمال کی گئی زبان۔
* روایتی علوم
* تہوار، جشن منانے کے سماجی طور طریقے اور مذہبی رسومات
* فنون کی پیش کش کا طریقہ
* مخصوص روایتی مہارتیں
* اس قسم کی روایات، طور طریقوں، مہارتوں وغیرہ کی نمائندگی کرنے والے گروہ، مجمع۔

(ب) قدرتی ورثہ : قدرتی حیاتیاتی تنوع کا شمار قدرتی ورثے میں کیا جاتا ہے جس میں درج ذیل اشیا شامل ہیں:

(۱) جاندار (۲) نباتات (۳) ان کی بقا کے لیے لازمی ادارے اور زمین کی ساختی خصوصیات۔

آئندہ نسلوں کی بہبود کے لیے اپنے ورثے کا تحفظ ضروری ہے۔ ناپید ہونے والے تہذیبی اور قدرتی ورثے کے تحفظ اور نگہداشت کے مقصد کے تحت عالمی ادارے یونیسکو نے کچھ رہنما اُصول متعین کیے ہیں۔ ان رہنما اُصولوں کی بنیاد پر عالمی وراثت کے اہل مقامات، روایات وغیرہ کی فہرست شائع کی جاتی ہے۔

یونیسکو کی عالمی قدرتی ورثے کی فہرست میں مغربی گھاٹ کے غاروں کو ۲۰۱۲ء میں شامل کیا گیا ہے۔ ضلع ستارا کی کاس سطحِ مرتفع مغربی گھاٹ کے سلسلوں میں ہی ہے۔ تہذیبی اور قدرتی ورثے کا نظم ونسق اطلاقی تاریخ کا اہم حصہ ہے۔ اس ورثے کے تحفظ اور نگہداشت کا ڈھیر سارا کام مرکزی حکومت کا محکمۂ آثارِ قدیمہ اور ہر ریاست کے ریاستی آثارِ قدیمہ کے محکمے کرتے ہیں۔ اِن ٹیک (انڈین نیشنل ٹرسٹ فار آرٹ اینڈ کلچرل ہیریٹیج) نامی فلاحی تنظیم اس میدان میں ۱۹۸۴ء سے سرگرمِ عمل ہے۔ تہذیبی اور قدرتی ورثے کے مقامات کا تحفظ اور نگہداشت کے منصوبوں میں کئی مضامین کے ماہرین کی شرکت ضروری ہوتی

کیلاش مندر-ایلورا

یک نظر :

عالمی طور پر زبانی اور غیر مرئی ورثے کی فہرست میں شامل کی گئی بھارتی روایات

۲۰۰۱ء : کیرالا کی 'کُٹی یٹّم' سنسکرت ڈرامے کی روایت
۲۰۰۳ء : ویدوں کے جاپ کی روایت
۲۰۰۵ء : شمالی بھارت میں پیش کی جانے والی 'رام لیلا'
۲۰۰۹ء : گڑھوال (اُترا کھنڈ) میں رمّن کا مذہبی تہوار اور رسمی ڈراما
۲۰۱۰ء : راجستھان کا کالبیلیا لوک سنگیت اور لوک ناچ
۲۰۱۰ء : مغربی بنگال، جھارکھنڈ اور اوڈیشا کا 'چھاؤ ناچ'
۲۰۱۰ء : کیرالا کا 'موڈی ایٹو' مذہبی ڈراما اور ڈرامائی رقص
۲۰۱۲ء : لداخ، جموں اور کشمیر کے بدھ منتروں کے جاپ کی روایت
۲۰۱۳ء : منی پور کی 'سنکیرتن' روایت
۲۰۱۴ء : پنجاب کے ٹھٹھیرا قبیلے کی تانبے اور پیتل کے برتن سازی کے فن کی روایت
۲۰۱۶ء : نوروز
۲۰۱۶ء : یوگا

بھارت میں موجود عالمی ورثے کے مقامات - تہذیبی

۱۹۸۳ء : آگرے کا قلعہ
۱۹۸۳ء : اجنتا کے غار
۱۹۸۳ء : ایلورا کے غار
۱۹۸۳ء : تاج محل
۱۹۸۴ء : مہابلی پورم کے مندر
۱۹۸۴ء : کونارک کا سوریہ مندر
۱۹۸۶ء : گوا کے چرچ اور کانوینٹ
۱۹۸۶ء : فتح پور سیکری
۱۹۸۶ء : ہمپی کی تعمیرات
۱۹۸۶ء : کھجوراہو کے مندر
۱۹۸۷ء : گھاراپوری (ایلی فینٹا) کے غار
۱۹۸۷ء، ۲۰۰۴ء : چول منادر۔ تنجاور کا برہدیشور مندر، گنگیکونڈ چوڑیشورم کا برہدیشور مندر اور دارا سُرم کا ایراوتیشور مندر
۱۹۸۷ء : پٹّدکل کے مندر
۱۹۸۹ء : سانچی کا استوپ
۱۹۹۳ء : ہمایوں کا مقبرہ
۱۹۹۳ء : قطب مینار اور قرب و جوار کی عمارتیں
۱۹۹۹ء : (۱) دارجلنگ ہمالین ریلوے، (۲) نیل گری ماؤنٹن ریلوے، (۳) ڈکالکا شملہ ریلوے
۲۰۰۲ء : بودھ گیا کا مہابودھی مندر
۲۰۰۳ء : بھیم بیٹکا کے سنگی آشرم
۲۰۰۴ء : چمپانیر پاوا گڑھ کے قدیم آثار
۲۰۰۴ء : چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس، ممبئی
۲۰۰۷ء : لال قلعہ، دلّی
۲۰۱۰ء : جنتر منتر، جے پور
۲۰۱۳ء : راجستھان کے پہاڑی قلعے
۲۰۱۴ء : نالندا مہاوہار آثارِ قدیمہ مقام
۲۰۱۴ء : گجرات میں پاٹن کا 'رانی کی باؤ'
۲۰۱۶ء : چندی گڑھ کا کیپٹل کمپلیکس
۲۰۱۷ء : احمد آباد - تاریخی شہر

بھارت کے عالمی ورثے کے مقامات - قدرتی

۱۹۸۵ء : قاضی رنگا قومی باغ
۱۹۸۵ء : کیول دیو کا قومی باغ
۱۹۸۵ء : مانس کا جنگلاتی مامن
۱۹۸۷ء : سندربن قومی باغ
۱۹۸۸ء : نندا دیوی اور ویلی آف فلاورز
۲۰۰۵ء : قومی باغات
۲۰۱۲ء : مغربی گھاٹ
۲۰۱۴ء : گریٹ ہمالین پارک

بھارت کا مخلوط عالمی ورثہ

۲۰۱۶ء : کانچن گنگا قومی باغ

ہے۔ ان سب میں متعلقہ مقامات کی تہذیبی، سماجی، سیاسی تاریخ کا شعور پیدا کرنے کا کام اطلاقی تاریخ کے ذریعے کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے:

(۱) منصوبوں کے ذریعے وراثتی مقامات کی بنیادی ساخت تبدیل نہ کرتے ہوئے اس کا تحفظ اور نگہداشت ممکن ہوتا ہے۔

(۲) مقامی سماج کی تعمیر اور رجحانات، ان کو درپیش موجودہ زمانے کے مسائل اور مقامی لوگوں کی توقعات کا جائزہ لیا جاسکتا ہے۔

(۳) تہذیبی وراثتی مقامات کا تحفظ اور نگہداشت کرتے ہوئے مقامی لوگوں کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے، اس کے لیے مسائل کے حل کی منصوبہ بندی کی جاسکتی ہے۔

(۴) مقامی لوگوں کو اس منصوبے میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

(۵) مقامی لوگوں کی روایتی صلاحیتوں کو بڑھاوا دینے والے کاروبار کو تحریک دینے کے لیے منصوبہ بندی کی جاسکتی ہے۔

۳ء۵ متعلقہ پیشہ ورانہ شعبے

ذیل میں مذکورہ شعبوں سے متعلق قانونی اُصول اور عوامی پالیسی کے تعین میں تاریخ کا علم کارآمد ہوتا ہے۔

۱۔ عجائب خانے اور دستاویزی حفاظت خانہ (آرکائیوز)
۲۔ تاریخی مقامات کا تحفظ اور نگہداشت
۳۔ سیاحت اور میزبانی
۴۔ تفریحی اور مواصلاتی ذرائع

کیا آپ جانتے ہیں؟

قدیم اشیا کی وضاحت کرنے والی مٹی کی ٹکیا

دنیا کا سب سے قدیم چھٹی صدی قبل مسیح) عجائب گھر میسوپوٹامیا کے 'اُر' شہر کی کھدائی کے وقت دریافت ہوا۔ یہ کھدائی انگریز ماہرِ آثارِ قدیمہ سر لیونارڈ وُلی نے ۱۹۲۲ء سے ۱۹۳۴ء کے درمیان کی تھی۔ یہ عجائب گھر اینی گالڈی نامی میسوپوٹامیا کی شہزادی نے تعمیر کیا تھا اور وہ خود ہی اس عجائب خانے کی اعلیٰ نگراں کار کی حیثیت سے کام کیا کرتی تھی۔

اس عجائب خانے میں دریافت شدہ قدیم اشیا کے ساتھ ان کی تفصیل بیان کرنے والی مٹی کی ٹکیا (clay tablets) بھی تھیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

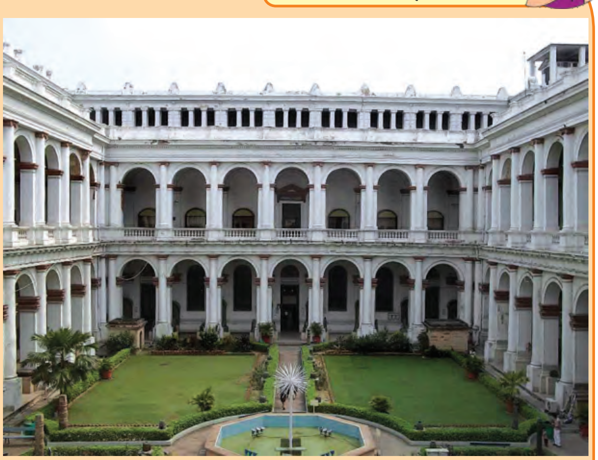

اِنڈین میوزیم - کولکاتا

کولکاتا میں واقع 'انڈین میوزیم' کی بنیاد ایشیاٹک سوسائٹی کی جانب سے ۱۸۱۴ء میں رکھی گئی تھی۔ ڈنمارک کے ماہر نباتیات نیتھنیل والک اس کے بانی اور پہلے نگراں کار

تھے۔ اوپر دی ہوئی میوزیم کی تصویر ۱۹۰۵ء کی ہے۔ میوزیم کو تین مرکزی حصوں فنون، آثارِقدیمہ اور انسانی علوم میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان حصوں کے ذیلی حصوں کے طور پر نگہداشت، نشر و اشاعت، تصویر سازی، نمائش – پیش کش، ماڈل / مظاہر کی تخلیق، تربیت، کتب خانہ اور حفاظت کے شعبے قائم کیے گئے ہیں۔

اس کے ہر شعبے کے نظم و نسق میں مخصوص صلاحیت کے حامل افراد کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً ماہرِ تعمیرات، انجینئر، تاریخ داں، ماہرِ آثارِ قدیمہ، عجائب گھر کے نگراں کار، ماہرِ سماجیات، ماہرِ مخطوطات، ماہرِ دستاویزات، ماہرِ قانون، ماہر فوٹوگرافر وغیرہ۔ یہ فہرست یہیں ختم نہیں ہوتی۔ قدیم مقامات، اشیا اور عمارات کے تاریخی پس منظر کا تمام ماہرین کو علم ہونا ضروری ہے۔ اطلاقی تاریخ کے شعبوں کے منصوبوں کی وجہ سے مذکورہ شعبوں میں روزگار کے کئی مواقع میسر آسکتے ہیں۔

اس سبق میں ہم نے دیکھا کہ اطلاقی تاریخ کے ذریعے عوام الناس میں تاریخ کے تئیں رغبت کس طرح پیدا کی جاسکتی ہے، اپنے تہذیبی اور قدرتی ورثے کے تحفظ اور نگہداشت کے متعلق سماج میں بیداری کس طرح پیدا کی جاسکتی ہے، اس کے لیے تاریخ کے علم کا استعمال کس طرح کیا جاسکتا ہے، اس مناسبت سے تجارتی صلاحیتوں اور صنعت و حرفت کے میدان میں کس طرح اضافہ کیا جاسکتا ہے جیسی باتوں پر غور و فکر، جائزہ اور منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔

تاریخی اور عوامی مقامات کو مزید خراب ہونے سے بچانے اور آئندہ نسل کی بہبود کے لیے ان کی مناسب طریقے سے نگہداشت کرنے کے لیے یہ ضروری ہے۔

معلوم کیجیے۔

دستاویزات کے محافظ خانے (آرکائیوز) میں پرانے اور اہم کاغذات، فائلیں، پرانی فلمیں وغیرہ محفوظ رکھی جاتی ہیں۔

بھارت کا دستاویزات کا قومی محافظ خانہ نئی دہلی میں ہے اور ہر ریاست میں آزاد دستاویزی محافظ خانے موجود ہیں۔

مخصوص دستاویزات کے محافظ خانے

ادارہ 'نیشنل فلم آرکائیوز' کا صدر دفتر پونہ میں واقع ہے۔ ۱۹۶۴ء میں حکومتِ ہند کے محکمۂ اطلاعات و نشریات کے میڈیا یونٹ کے طور پر اس کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اس کے قیام کے تین اہم مقاصد تھے:

- آئندہ نسلوں کے لیے نایاب بھارتی فلموں کی تلاش، ان کا حصول اور فلموں کے اس ورثے کی حفاظت کرنا۔
- فلموں سے متعلق اہم امور کی درجہ بندی کرنا، ان کا مستقل اندراج کرنا اور تحقیق کرنا۔
- فلم کے تہذیبی ورثے کی اشاعت کے لیے ایک مرکز قائم کرنا۔

مشق

(۱) (الف) ذیل میں سے مناسب متبادل چن کر بیان کو مکمل کیجیے۔

۱۔ دنیا کا سب سے قدیم عجائب گھر .... شہر کی کھدائی کے دوران دریافت ہوا۔

(الف) دِلّی (ب) ہڑپّا

(ج) اُر (د) کولکاتا

۲۔ بھارت کا قومی دستاویزات کا محافظ خانہ .... میں ہے۔

(الف) نئی دہلی (ب) کولکاتا

(ج) ممبئی (د) چینّئی

(ب) ذیل میں سے غلط جوڑی پہچان کر لکھیے۔

۱۔ کُٹی یٹّم - کیرالا کی سنسکرت ڈرامائی روایات

۲۔ رمّن - مغربی بنگال کا رقص

۳۔ رام لیلا - شمالی بھارت کی پیش کش

۴۔ کالبیلیا - راجستھان کا لوک سنگیت اور عوامی رقص

(۲) درج ذیل تصوّرات کی وضاحت کیجیے۔

۱۔ اطلاقی تاریخ

۲۔ دستاویزات کا محافظ خانہ (آرکائیوز)

(۳) درج ذیل تصوراتی خاکہ مکمل کیجیے۔

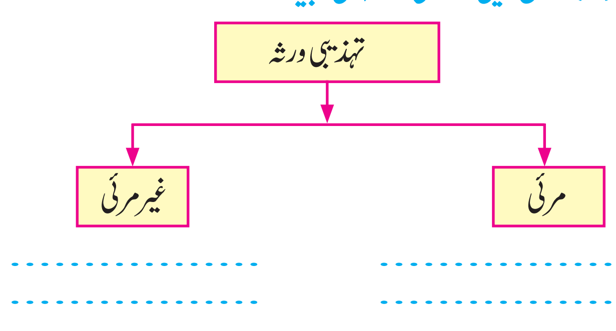

(۴) درج ذیل بیانات کی وجوہات کے ساتھ وضاحت کیجیے۔

۱۔ ٹکنالوجی کی تاریخ کا مطالعہ ضروری ہے۔

۲۔ یونیسکو کی جانب سے عالمی ورثے کے مستحق مقامات، روایات کی فہرست شائع کی جاتی ہے۔

(۵) درج ذیل سوالوں کے مفصل جواب لکھیے۔

۱۔ ذیل کے مضامین کی تحقیق میں تاریخ کا تحقیقی طریقہ کس طرح کارآمد ثابت ہوگا؟

(الف) سائنس (ب) فنون (ج) انتظامی مطالعات

۲۔ اطلاقی تاریخ اور موجودہ زمانے کے تعلق کی وضاحت کیجیے۔

۳۔ تاریخی ماخذ کی حفاظت کے لیے کم از کم دس طریقے بتائیے۔

۴۔ قدرتی اور تہذیبی ورثے کے حفاظتی منصوبے کے ذریعے کون سے مقاصد حاصل ہوتے ہیں؟

سرگرمی

بھارت کے نقشے میں وراثتی مقامات بتائیے۔

3LBQDQ